السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبان کی پندرہویں شب کوساری یااکثر میں پابندی کے ساتھ مجلس وعظ منعقد کرنا کیسا ہے ؟ ، اصحاب مجلس اس کی وجہ جوازیہ بتاتے ہیں کہ : یہ ہماری انجمن کا سالانہ جلسہ ہے ۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ : اس طرح مذہب اہل حدیث کی تبلیغ اورشب برات کی مروجہ خرافات کی تردید ہوتی ہے ، کیونکہ احناف رات بھر جاگتے ہیں اوران کا کہیں وعظ نہیں ہوتا ، اس لیے اس طرف چلے آتے ہیں کیا ، اس نظیر خیرالقرون میں ملتی ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اتفاقیہ طورپر شب برات میں مجلس وعظ منعقد کرلی جائیے تومضائقہ نہیں ۔ لیکن اس شب میں مجلس وعظ منعقد کرنے کی پابندی اور اس کا التزام ٹھیک نہیں ، اس التزام اورپابندی سے اجتناب میرے نزدیک ارجح اوراحوط ہے ۔

اولاً : تواس کی نظیر خیرالقرون میں بالکل نہیں ملتی ۔

ثانیاً : مجوزین التزام کی بیان کردہ مصلحت (مروجہ خرافات کی تردیک) ایک موہوم ارمرہے ۔ دیوبندی ان خرافات وبدعت میں بتلا وملوث ہوتے نہیں ، کہاں کوان امور کا بدعی ہونا بتایا جائے ۔ رہ گئے بدعتی تووہ اہل حدیثوں کے ایسے جلسوں میں شریک کب ہوتے ہیں ! بالفرض شریک بھی ہوں توچونکہ یہ مجلس عموماً بعد نماز عشاء منعقد ہوتی ہے ، اوراس وقت تک یہ بدعتی سارے مروجہ خرافات کرچکے ہوتے ہیں ۔ پس اس تردید بعدازوقت سے کیا تیجہ اورفائدہ حاصل ہوگا ۔ اوردوسرے شب برأت تک آپ کی تردید کا اثرکیا باقی رہے گا ۔ یہ توایسا ہی ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ میں آنحضرت ﷺ نے خطبہ کے اندرجو حدیث ’’أیہاالناس قداظلکم شہر عظیم شہر مبارک ، فیہ لیلة خیر من ألف شہر،، الحدیث بیان فرمائی تھی ، اس کواورروزے کے فضائل واحکام اورلیلة القدر کے فضائل کے ساتھ پڑھ کرسنا دیا جائے ۔

وہذاکماتری ولافرق عندنا بین الامرین ، ولاتعجب مماذکرت لک من المثال ، فقد استمر علیہ العمل عنداہل الحدیث فی بعض القری من مدیریة اعظم کرہ ، وقداختبر نائم تحققنا ، أن أہلہا لایریدون أن یدعواماورثوہ عن أسلامہم ، ولوکان ما استمرواعلیہ وألفواعلیہ سلفہم ، ممالاطائل تحتہ ، ولافائدة فیہ للمسلمین ، فیاللعجب !اللہم اہدہم إلی مایعنیہم ، و ینفعہم فی الدنیا والاخرة.

(محدث دہلی ج :1ش :7شوال 1361ھ نومبر1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 159

محدث فتویٰ